سیرت پاک
اعلیٰ حضرت بریلوی
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سید ارتضیٰ علی کرمانی

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیتے ہیں
سیرت پاک
امام اہل سنت، عاشق خیر الانام، مجدد برحق، مفسر اعظم
فقیہ لاثانی، محدث، قادری، برکاتی
حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
المعروف
اعلیٰحضرت بریلوی رح
از
سید ارتضیٰ علی کرمانی
عظیم اینڈ سنز پبلیشرز
الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

2000ء

محمد عظیم بٹ نے

گنج شکر پرنٹرز سے چھپوا کر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

سے شائع کی

قیمت 70/-

بہنیں بڑی تھیں اور ایک سب سے چھوٹی جبکہ آپ کے دونوں چھوٹے بھائی آپ سے چھوٹے تھے۔ اعلیٰ حضرت کا برتاؤ سب سے کچھ ایسا تھا کہ خاندان کا ہر فرد بلا تخصیص آپ کی تکریم کیا کرتا تھا۔

حضرت نقی علی خان صاحب جب تک حیات رہے' اپنے لخت جگر کی ضروریات کا خود ہی خیال فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی خوراک اور لباس کا انتظام و اہتمام بھی انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ مگر ابھی اعلیٰ حضرت نوجوان ہی تھے کہ والد گرامی وصال فرما گئے۔ جس کی وجہ سے جاگیر کا تمام تر کام آپ کو دیکھنا پڑا۔ یہ ذمہ داری آپ کے مزاج سے مطابقت نہ رکھتی تھی۔ چنانچہ فقط دو برس کے بعد ہی اس ذمہ داری کو اپنے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان صاحب کے سپرد کر کے خود کو دینی امور کے لئے مخصوص کر لیا۔

بات ہو رہی تھی آپ کے بچپن کی۔ چونکہ اس زمانے میں بچے پتنگ بھی اڑایا کرتے تھے' اس لئے یہ کوئی معیوب بات نہیں خیال کی جاتی تھی۔ مگر اعلیٰ حضرت کو پتنگ بازی کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ اگر کبھی کبھار کوئی پتنگ کٹ کر آپ کے گھر میں گر جاتی تو آپ اس کو اٹھا کر اپنے والد گرامی کی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ وہ جب سونے کے لئے آتے تو اس پتنگ کے بارے میں دریافت کرتے سن کر بتایا جاتا کہ آپ نے رکھی ہے تو آپ بیساختہ فرماتے کہ ہاں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے لہو و لعب کے لئے تو پیدا ہی نہیں فرمایا ہے۔

بچپن کے چند یادگار واقعات

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زبان ابتدا ہی سے بڑی صاف ستھری تھی جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے کہ بچے چھوٹی عمر میں الفاظ کو درست تلفظ سے ادا نہیں کر پاتے مگر اعلیٰ حضرت کے ساتھ ایسا کچھ نہیں تھا۔ غلط الفاظ آپ ذہن مبارک سے کبھی ادا ہی نہیں ہوئے تھے۔

ایک دن یوں ہوا کہ آپ اپنے استاد صاحب سے کلام اللہ شریف

پڑھ رہے تھے استاد صاحب نے ایک جگہ کچھ اعراب بتایا آپ نے استاد کے بتانے کے خلاف پڑھا۔ استاد محترم نے دو بارہ سختی سے کہا کہ جیسا میں کہتا ویسا پڑھیں مگر آپ نے حسب سابق پڑھا۔

آپ کے والد گرامی قریب ہی تشریف رکھتے تھے۔ ان سے نہ رہا گیا اور انہوں نے آپ سے سپارہ پکڑ کر خود ملاحظہ کیا تو استاد محترم کو درست پایا۔ مگر ان کو اپنے ہونہار بیٹے کی صلاحیت بخوبی معلوم تھی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ کوئی معمولی بچہ نہیں ہے۔ انہوں نے کلام اللہ شریف منگوایا تاکہ مکمل طور پر تشفی ہو سکے۔ جب کلام اللہ شریف میں دیکھا گیا تو استاد صاحب بھی حیران رہ گئے کہ جس تلفظ سے اعلیٰ حضرت نے پڑھا تھا کلام اللہ شریف میں بالکل ویسے ہی تھا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ سیپارے میں کتابت کی غلطی تھی۔

آپ کے والد گرامی نے بڑے فخر سے اپنے بیٹے پر نظر ڈالی اور دریافت کیا کہ

"کیا بات ہے! تمہیں جو تمہارے استاد بتلاتے تھے وہی اعراب تو تمہارے سپارے میں بھی تھے۔ پھر تم نے کیوں ان کے موافق نہیں پڑھا۔"

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے عرض کیا۔

"بابا جاں! میں نے بار بار ارادہ کیا کہ استاد گرامی کے کہنے کے موافق پڑھوں مگر زبان نے ساتھ نہ دیا۔"

لائق ترین پسر عزیز کا ایمان افروز جواب سن کر جہاندیدہ اور صاحب نظر پدر بزرگوار آبدیدہ ہو گئے اور انہوں نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا آپ جیسا فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ ان کو صاف نظر آ گیا کہ آج کا نو عمر بچہ یقیناً کل کا مجدد بننے والا ہے۔ یہی حال استاد محترم کا بھی تھا۔ جس کو استاد صاحب ایک چھوٹا سا بچہ سمجھ کر پڑھاتے تھے وہ تو نہایت کم عمری میں ان کا بھی استاد نکلا۔ ان کو بھی بخوبی اندازہ ہوا کہ یہ بچہ کل کسی بلند مرتبہ پر فائز ہو گا۔

ایک اور واقعہ بھی بڑا یادگار ہے۔ ہوا یوں کہ ایک روز صبح سویرے آپ مکتب میں حسب معمول پڑھ رہے تھے' کہ ایک آنے والے بچے نے استاد صاحب کو السلام علیکم کہا۔ استاد صاحب نے جواب دیا۔

"جیتے رہو"

"یہ تو جواب نہ ہوا۔ استاد محترم" اعلیٰ حضرت جلدی سے بول اٹھے۔

"اچھا! پھر اس کا جواب کیا ہوا" استاد محترم نے خفت چھپاتے ہوئے پوچھا۔ تمام بچے ان دونوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہو چکے تھے اور اس بات کو اعلیٰ حضرت کی گستاخی تصور کر رہے تھے۔

"استاد محترم! اس کا جواب ہے۔ وعلیکم السلام" اعلیٰ حضرت نے متانت سے جواب دیا۔

"واہ میرے بیٹے واہ! تم یقیناً دین کا نام روشن کرو گے۔ اللہ تمہیں توفیق و قوت عطا فرمائے" استاد صاحب نے بجائے ناراض ہونے کے آپ کو دعاؤں سے نوازا۔

اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی شرعی غلطیوں پر آپ بچپن ہی میں بلاجھجک بول دیا کرتے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ شرعی امور میں غلطی کی اصلاح قدرت کاملہ نے آپ کی فطرت ثانیہ بنادی تھی۔ یہی بات میں نے پہلے عرض کی تھی کہ جن لوگوں سے اللہ کریم نے دین کی اصلاح کا کام لینا ہوتا ہے ان کی تربیت ابتدا سے ہی نہایت اعلیٰ درجہ سے کی جاتی ہے۔

آپ کی پرورش ایسے ماحول میں ہو رہی تھی کہ جس میں زیادہ تر وقت دینی مسائل کی بابت گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ آپ کا زیادہ تر وقت اپنے والد گرامی کی صحبت میں گزرتا تھا۔ آپ زیر بحث مسائل کو بڑے غور سے سنتے اور بعض اوقات آپ بول اٹھتے کہ جناب عالی مسئلہ یوں ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆